

حکومت حاصل کرنے کے لیے مذہبی جماعتیں
کہاں غلطی کرتی ہیں

تفصیل ڈسکرپشن میں

حصہ اول

alfitan.com

حکومت حاصل کرنے کے لیے مذہبی جماعتیں کہاں غلطی کرتی ہیں

حکومت حاصل کرنے کے لیے مذہبی جماعتیں
کہاں غلطی کرتی ہیں

تفصیل ڈسکرپشن میں

حصہ اول

alfitan.com

حکومت حاصل کرنے کے لیے مذہبی جماعتیں کہاں غلطی کرتی ہیں

حصول اقتدار کے حوالے سے موجود دور میں عالمی
سطح پر مسلم دینی جماعتوں اور تحریکوں کے چار

رجحانات نظر آتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو اپنی تمام دینی اور جماعتی سرگرمیوں کا محور حصولِ اقتدار کو سمجھتی ہیں ان کی ہر کاوش اور کوشش یہاں تک کہ دیوس قرآن اور تعلیم قرآن کا مطلب بھی یہ نظر آتا ہے کہ اقتدار اللہ کے نیک بندوں کے پاس آنا چاہیے اور پھر وہ اپنے آپ کو اعلیٰ پائے کے نیک، متقی اور باصلاحیت لوگ سمجھ کر زندگی اور اسکا ایک ایک لمحہ حصولِ اقتدار کی خاطر گزار دیتے ہیں

انکی کوشش یہ ہے کہ مغرب کا جو نظام جمہوریت چلا آ رہا ہے، اسی کے تحت حکومت اور اقتدار حاصل کیا جائے

دوسرا دینی طبقہ وہ ہے جو حصولِ اقتدار کی کوشش کرتا ہے مگر وہ موجودہ نظام جمہوریت کو درست نہیں سمجھتا اور وہ جمہوریت کے علاوہ کسی اور طریقہ سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں اس طریقہ کو خلافت، ملوکیت یا جمہوریت کسی نظام حکومت سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا

تیسرا دینی طبقہ وہ ہے جو اقتدار کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور نہ ان کے اہداف و مقاصد میں ایسی کوئی بات ہے اور نہ ہی ان کے منشور میں یہ بات شامل ہے بس اپنے آپ میں مگن ہیں اپنے اپنے نظریات خواہ وہ درست ہو یا غلط، ان کے پرچار کے لئے وہ کوشاں ہیں، اسی کے لئے وہ جیتے ہیں اگرچہ ان میں سے بعض کی طرف سے کبھی کبھی اقتدار کے حصول کی کوشش محسوس ہوتی ہے یا انفرادی طور پر ایسے کئی رجحانات سامنے آتے ہیں جیسے ہمارے ہاں کی تبلیغی جماعت ہے اور یہ عالمی سطح کی ایک جماعت ہے، یا دعوتِ اسلامی ہے اسی طرح بعض دیگر دینی تنظیمیں اور جماعتیں ہیں

اس کے علاوہ کئی دینی جماعتیں خلافت کے لئے زمین ہموار اور ماحول سازگار بنانے کے لئے کوشاں ہیں تعصب سے بالا اور قرآن فہمی کا ذوق رکھنے والے

قارئین ! ذیل میں حصول اقتدار کا قرآنی منشور پیش کرتے ہیں اور آپ کو دعوتِ فکر دیتے ہیں۔
 پہلے کی طرح اب بھی یہ اپنا موقف زبردستی منوانے کا شوق نہیں۔ اختلاف رکھنے کا حق ہر ایک کے پاس محفوظ ہے تو لیجیے قرآن میں حصول اقتدار کی رائے نمائیاں۔

قرآن مجید نے لوگوں کی ذہن سازی کی ہے کہ اقتدار کا مالک اللہ ہے۔

1- اقتدار کا مالک اللہ ہے ، وہ جسے چاہتا ہے عینیت کرتا ہے

اس ضمن میں قرآن مجید نے بادشاہت کو بھی اللہ کی عینیت قرار دیا ہے، خلافت کو بھی اور وزارت کو بھی۔

(الف) بادشاہت اللہ کی طرف سے ہے:

اس کے کئی ایک دلائل قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں:

1- قُلِ لِلّٰهِ ۤالْحُكْمُ ۖ مَّا لَكَ اَلْمُلْكُ تَتَوَفَّي ۤالْمُلْكُ مَن تَشَاءُ ۚ وَتَنْزِعُ اَلْمُلْكُ مِمَّن تَشَاءُ ۚ

”کہہ دیجیے اے بادشاہت کہ مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے“

(آل عمران : 26)

2- اِنَّ سَ ۤالِ اللّٰهِ ۚ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوتَ ۚ مَلِكًا .

”بے شک اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے“

(البقرہ : 247)

3- وَ اِنَّ تَعَالٰی اللّٰهُ ۚ الْمَلِكُ .

”اور اللہ تعالیٰ نے انہیں (داود علیہ السلام کو) بادشاہت دی“

(البقرہ: 251)

4- یوسف علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ سَّ قَدِّدْ اَتَيْتَنِي مِّنَ الْمُلْكِ .

”میرے رب! تحقیق تو نے مجھے بادشاہت میں سے کچھ نوازا“

(یوسف: 101)

5- بنی اسرائیل کے بادشاہوں کو بھی اللہ نے بادشاہت دی جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

اِذْ كُرُّوْا نَرْعَمْ اِلَّا عَلاَيَكُمْ اِذْ جَعَلْ فَيَكُمْ اَنْبِيَاءَ

”اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں انبیاء بھی بنائے اور تمہیں بادشاہ بھی بنایا“

(المائدہ: 20)

6- ذولقرنین کے متعلق فرمایا:

اِنَّ زَا مَكَّانًا لَّهٗ فِي الْاَرْضِ
”بے شک ہم نے اس زمین میں اقتدار دیا“

(الكهف: 84)

7- بادشاہت اللہ کی طرف سے ہے حتیٰ کہ کسی کافر اور فاسق کو بھی بادشاہت ملتی ہے تو وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ نمرود کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلٰى الَّذِي جَعَلْنَاهُ اِمْرًا
”کیا آپ نے اس شخص کی طرف نہیں دیکھا جس نے

ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں
جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی۔

(البقرہ: 258)

یہ علیحدہ بات ہے کہ ایسے لوگوں کو اقتدار دینے
میں اللہ کی رضا شامل نہیں ہوتی محض ارادہ ہوتا
ہے۔

(ب) خلافت بھی اللہ کی طرف سے ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَعَدَدَ إِلَٰهِيَّ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ
وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِن قَبْلِهِمْ .

”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں اور عمل
صالح اختیار کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ
انہیں ضرور زمین میں خلافت دے گا جیسے اس نے ان سے
پہلے لوگوں کو خلافت دی تھی“

(النور: 55)

(ج) وزارت بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے:

سیدنا یوسف علیہ السلام کو مصر کی وزارت خزانہ کا
قلم دان سونپا گیا تیرھویں پارے کے آغاز میں اس
کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ .
” اور اسی طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو زمین (مصر)
(میں اقتدار دیا“

(یوسف: 56)

مذکورہ آیات اپنی مفہوم میں بالکل واضح ہیں کہ
زمین کی بادشاہت، خلافت یا اقتدار وزارت اللہ
کے پاس ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے کسی کا
اقتدار یا حکومت اس کی رضا سے ہوتا ہے اور کسی

کا اقتدار محض اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور اس میں اسکی رضا شامل نہیں ہوتی۔

اگلا سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اقتدار دیتا ہے تو کیا بندوں کو کوشش نہیں کرنی چاہئے؟ وہ اقتدار لینے جیسے اللہ نے فرمایا کہ:

زَحْنٌ قَسَمْنَا بِبَيْدِنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.
مَعِي شَتَاهُمْ

” ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے ما بین روزی تقسیم کی ہے۔“

(الزخرف: 32)

تو کیا بندوں کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ روزی حاصل کرنے کے لئے جستجو کریں؟ اسی طرح اقتدار اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو بندوں کو اقتدار لینے بلکہ چھیننے کا حق حاصل نہیں؟ تو آئیے یہ سمجھنے کو کوشش کرتے ہیں۔

2- اللہ سے اقتدار لینے کے لئے بندوں کی کوشش

سابقہ مثال کا جواب یہ ہے کہ روزی اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی ہے اور ساتھ لوگوں کو حکم بھی دیا ہے کہ وہ روزی تلاش بھی کریں اور اللہ کے برگزیدہ بند بھی محنت کر کے روزی تلاش کرتے رہیں مگر اقتدار لینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور پورے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جن جن استیو کو اقتدار دینے کا تذکرہ کیا ہے ان میں کسی کی طرف سے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کرام علیہم السلام کو بادشاہت سے نوازا یا وزارت نصیب فرمائی، اسی طرح اس امت میں جن کو خلافت سے نوازا گیا انہیں اپنی طور پر ان عہدوں کی کوئی کمپین چلائی؟ اوڑھنا بچھونا حصول اقتدار کو بنایا؟ اپنی آپ کو اس کا

واحد اہل ثابت کرنے کی کوشش کی؟ نہی، ان میں سے کسی نہ بھی ایسا کچھ نہی کیا

اگر کوئی شخص کہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام نہ خود کہا تھا کہ :

اجْعَلْنِي عَالِمًا خَزَائِنِ الْأَرْضِ .

”مجھے سرزمین (مصر) کے خزانوں پر مامور کر دیں“

(یوسف: 55)

تو ہم کہیں گے کہ کیا یوسف علیہ السلام نے وزارتِ مصر ملنے سے پہلے کی تمام قربانیاں مصر کے اقتدار کے لئے دی تھیں؟ کیا ان کے حاشیہ خیال میں بھی ایسی بات تھی انہوں نے اللہ کا خوف دل میں رکھا اور اس کے احکام کی بجا آوری کی اور ایک دن ایسا آیا کہ بادشاہ نے خود یہ اظہار کیا :

اَنْتَ وَنَوْنِي بِهٖ اَسْتَخْلِصُهٗ لِنَفْسِي .

”انہیں (یوسف علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں خاص الخاص اپنوں لئے رکھنا چاہتا ہوں“

(یوسف: 54)

جب بادشاہ نے یہ اظہار کیا تو اس وقت یوسف علیہ السلام نے خواہش کا اظہار کیا کہ (اگر اصلاح مطلوب ہے تو) مجھے سرزمین مصر کے خزانوں پر مامور کر دیں

سیدنا یوسف علیہ السلام کے علاوہ پہلے عنوان کے تحت جن جن کا ذکر ہوا ہے ان میں سے کسی کی حصول اقتدار کے لیے کوئی کوشش سامنے نہی آئی ہے طالبوت ہے کہ داؤد علیہ السلام، بنی اسرائیل کے بادشاہ ہے یا رحمت عالم کے خلفاء، آپ کو ان کی طرف سے حصول اقتدار کی خاطر دعوتیں کرنے، سرگرمیاں دکھانے، افطار نہر دینے، لوگوں سے اس سلسلے میں میل جول رکھنے کا شوق تھا نہ ان کا یہ مطمح نظر تھا

دراصل وہ اللہ کے احکام سے یہی سمجھتے تھے کہ خلافت و حکومت اللہ کے اختیار میں ہے اور جسے چاہے گا یہ سونپ دے گا۔ بس اس کے احکام ماننے ہیں۔ اگر حصول اقتدار کے پیش نظر کوئی سرگرمیاں اختیار کی جوتی، اس کی خاطر قوم سے مکالمہ کیے جوتے تو ان کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ضرور اللہ تعالیٰ قراآن مجید میں بیان فرمادیتا مگر اقتدار سے نوازے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام اور بعض دیگر شخصیات کے واقعات اور ان کے مختلف پہلوؤں میں حصول اقتدار کی سرگرمیوں کا کوئی اشارہ تک محسوس نہیں ہوتا۔

ہاں! سیدنا سلیمان علیہ السلام کی دعا ضرور تھی کہ :

وَهَبْ لِي مَلَكًا لَّا يَنْدِبُ غَيْرِي ۚ لَا حَادٍ مِّنْ بَعْدِي .

” اور مجھ ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد وہ کسی کے لائق نہ ہو“

(ص: 35)

یاد رہے! یہ دعا بھی حالت اقتدار میں مانگی گئی تھی نہ کہ اقتدار سے پہلے۔ یہ دعا تو یہ درس دیتی ہے کہ اقتدار اللہ کے پاس ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اقتدار ظالموں کے پاس ہے جبکہ یہ ہمارے پاس ہونا چاہئے تو وہ دعا کرے کہ اللہ! میں یہاں کا اقتدار نصیب فرمادے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت عطا ہوئی ہے کوئی بھی صاحب علم و تحقیق کیا یہ ثابت کرسکتا ہے کہ انہوں نے خلافت کے حصول کے لئے کوئی مہم جوئی کی تھی یا رفاقتِ رسول کی سعادت و حصول اقتدار کے لئے کرتے رہے؟ میں اپنے مطالعہ کی حد تک کہتا ہوں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کے جمع ہونے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنے سے قبل خود سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ انہیں خلیفہ بننا ہے اور اس کے لئے

مہم جوئی کیا کرتے!! جس طرح سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی وہ مکمل واقعہ بول کر یہ بتاتا ہے کہ انصاروں کے ہاں جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چند ہی لمحوں بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے وہ گہرے صورت حال دیکھ کر واقعی اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ نے انہیں خلافت سے نواز کر اپنا وعدہ پورا کر دیا مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ جماعتوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے کتنے ہی امیر حکومت کے لئے جستجو کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں ایک امیر نے جہاں سرگرمیاں چھوڑی تھیں، دوسرے نے وہی سہا کر آغاز کیا اپنی آپ کو نامزد کیا، اہل ثابت کرنے کی کوشش کی مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی خلافت ملنے کا اندازہ نہ تھا اور اسی طرح بعد والہ خلفاء رضی اللہ عنہم کو یہاں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ کی خلافت کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے بڑی مشکل سے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خلافت کی ذمہ داری اٹھانے پر مجبور کیا گیا اس کے باوجود جب وہ خطبہ خلافت دینے کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کہنے لگے: لوگو!! حکومت کے معاملہ میں میری رائے کے بغیر ہی مجھے اس آزمائش سے دوچار کیا گیا ہے، نہ میرا یسا کوئی مطالبہ تھا، اور نہ مسلمانوں کا مشورہ تھا اور میں نے جو آپ سے بیعت لی ہے اسے ختم کرتا ہوں، لہذا تم اپنے لیے کسی اور کو پسند کر لو یہ سن کر موجود تمام لوگ یکبارگی پکارنے لگے: امیر المومنین! ہم نے آپ کو اختیار کیا ہے، ہم آپ پر راضی ہیں خیر و برکت سے آپ ہمارے معاملہ کے والی بنیں جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے محسوس کیا کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے، تب انہوں نے بات آگے بڑھائی ہے

357:45 (تاریخ دمشق)

ایک طرف یہ کردار ہے اور دوسری طرف یہ دینی تحریکوں کے لوگ ہیں دکھ کی بات یہ ہے کہ وہ نظام حکومت کو خلفائے راشدین کے مطابق چلانے کے دعویدار

بھی دیکھیں اور اپنی تقریر و تحریر کو انھی کے کارناموں سے مزین کرتے دیکھیں

مگر جن لوگوں نے حالیہ دینی تحریکوں کے آنگن میں آنکھ کھولی ہے وہ کبھی بھی ان حقائق کو ماننے کے لئے تیار نہیں دیکھتے اور بس ایک ہی بات کہتے ہیں اور کرتے ہیں کہ اسلام کا بس ایک ہی مقصد ہے اقتدار، اقتدار اور بس اقتدار ہے اور اس کے اہل ہیں بھی بس وہ خود، وہی اور وہی

جب راقم نے بعض تحریکوں اور ان کے منشور کو اسی ایک نقطہ پر مرکوز پایا، حصول اقتدار کی ریلیوں میں گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھا اور اس کی خاطر کفن پہنتے دیکھا تو اس پر لوگوں سے قرآن و سنت کا مطالعہ کیا اور اسی کا ایک مختصر خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے

3- حصول اقتدار کے لئے ہر ناجائز طریقہ بھی جائز ٹھہرا

جن جماعتوں یا تحریکوں نے حصول اقتدار ہی کو اپنی منزل سمجھا ہے وہ اس امر کو بھی لازم نہیں سمجھتی کہ حصول اقتدار کا طریقہ بھی جائز ہونا چاہئے انہیں لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے جو کچھ کرنا پڑے وہ اس کے لئے تیار نظر آتے ہیں وہ اتحاد کے دلفریب نعروں کی آڑ میں حق کے اظہار سے باز رہتے ہیں وہ لوگوں سے یہ تو پوچھتے ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ بریلوی تھے، دیوبندی تھے، شیعہ تھے، یا اہل حدیث اور یہ پوچھ کر یہ بتاتے ہیں کہ آپ ﷺ ان میں سے کچھ بھی نہیں تھے لیکن خود اپنی جماعت کو مسلک کی سطح پر لے جاتے ہیں اور لوگوں سے یہ نہیں پوچھتے کہ مکی دور میں رسول اکرم ﷺ نے اقتدار چھیننے کی کتنی تحریکیں بنائی تھیں؟ آپ ﷺ نے سیاسی استحکام کے لئے مسلمانوں کو کتنے گروہوں میں تقسیم کیا تھا کہ ہر کوئی علیحدہ علیحدہ امیر بنا کر ساری زندگی اپنی جماعت کے گرد ہی گھومتا رہے اسی طرح ایسی جماعتیں غیر اسلامی طریقوں سے اسلام کا غلبہ چاہتی ہیں دراصل ایسی

جماعتیہ اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکا دینا
چاہتی ہیں۔
جاری ہے۔۔۔۔